کالی مہندی ناخنوں پر لگانا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-458

تاریخ اجراء: 24 ذی الحجۃ الحرام 1445ھ / 01 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کالی مہندی ناخنوں پر لگا سکتی ہے؟ کیا اس کو لگا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

کالا کلر یا کالی مہندی لگانے کی ممانعت بالوں سے متعلق ہے، یعنی مرد کے لیے اپنے سر یا داڑھی کے بالوں میں اور عورت کے لیے اپنے سر کے بالوں میں کالا کلر یا کالی مہندی لگانا، جائز نہیں، اس کے علاوہ عورت کے لیے ہاتھ، پاؤں، ناخنوں پر کالا کلر، یا کالی مہندی لگانا ہرگز ممنوع نہیں کہ یہ عورت کے لیے باعث زینت ہے، لہذا عورت اپنے ناخنوں پر کالی مہندی لگا سکتی ہے، فی نفسہٖ اس کی ممانعت نہیں۔ جہاں تک مہندی لگا کر نماز کی ادائیگی کا سوال ہے، تو کالی مہندی ہو یا کوئی اور مہندی، اُسے لگا کر نماز پڑھنے سے نماز کے ادا ہونے یا نہ ہونے سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر مہندی ایسی ہے جس کو دھونے سے اس کا مکمل جِرم اتر جاتا ہے، ناخنوں پر اس کی تہہ نہیں بنتی، بلکہ صرف اس کا رنگ ہی ناخنوں پر باقی رہ جاتا ہے، تو چونکہ ایسی مہندی دھلنے اور اس کے جرم اترنے کے بعد پانی کو ناخن تک پہنچنے سے رکاوٹ نہیں بنے گی، لہذا ایسی مہندی کے ناخن پر لگے رہنے سے ناخن پر پانی بہہ جائے گا، جس سے وضو و غسل ہو جائے گا، اور نماز بھی ہو جائے گی۔

لیکن اگر مہندی ایسی ہے کہ جس کو لگانے سے ناخنوں پر تہہ بنتی ہے، جو وضو و غسل میں ناخنوں تک پانی پہنچنے سے رکاوٹ ہے، تو ایسی مہندی کے ناخن پر لگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہو گی، کیونکہ وضو و غسل میں ناخنوں پر بھی کم سے کم پانی کے دو قطرے بہہ جانا ضروری ہے، اور مہندی کے ناخنوں پر لگے ہونے کی صورت میں وضو و غسل میں ناخنوں تک پانی نہیں پہنچے گا اور اس طرح وضو و غسل نہیں ہو گا اور نماز بھی نہیں ہو گی۔ البتہ اگر وضو

وغسل سے پہلے اسے ناخنوں سے صاف کر لیا اور پھر وضو یا غسل کر کے نماز ادا کی، تو اب وضو و غسل کے صحیح ہو جانے کی صورت میں نماز ہو جائے گی، ہاں اگر اُسے اتارنا، ممکن نہ ہو، یا اُتارنے میں شدید حرج ہو، تو اب حرج و مشقت کی وجہ سے اُس مہندی والی جگہ کے نچلے حصے کو دھونا معاف ہو جائے گا، اور اس کے لگے ہونے کی حالت میں ہی وضو و غسل درست ہو جائے گا اور نماز بھی ہو جائے گی، لیکن اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، یہ شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔

سیاہ خضاب کی ممانعت سے متعلق سنن ابی داؤد اور سنن نسائی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارک ہے: واللفظ للاول: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب کریں گے، جیسے کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ پائیں گے۔ (سنن ابی داؤد، باب ما جاء فی خضاب السواد، رقم الحدیث: 4212، صفحہ 877، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”یعنی اپنے سر اور داڑھی کے بال خالص سیاہ کیا کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے خالص سیاہ ہوتے ہیں۔ اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب حرام ہے، خواہ سر میں لگائے یا داڑھی میں، مرد لگائے یا عورت، سب اِسی ممانعت میں داخل ہیں۔۔۔ (البتہ) ہاتھ پاؤں میں مہندی وغیرہ سے خضاب عورتوں کو جائز، مردوں کے لیے ممنوع۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 134، مطبوعہ کراچی)

ناخنوں پر جرم دار مہندی کا اتارنا، ممکن ہو، تو وضو و غسل کے لیے اسے اتارنا ہو گا، بغیر اتارے وضو و غسل نہ ہو گا، اور نماز نہیں ہو گی، چنانچہ فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للاول: ”ولو لزق بأصل ظفرہ طین یابس ونحوہ أو بقی قدر رأس الإبرۃ من موضع الغسل لم یجز“ ترجمہ: اگر اس کے ناخن کے اوپر خشک مٹی یا اس کی مثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سوئی کے ناکے کے برابر باقی رہ گئی، تو جائز نہیں ہے (یعنی وضو و غسل نہیں ہو گا۔) (فتح القدیر مع الھدایہ، جلد 1، صفحہ 13، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر جرم دار مہندی کے اتارنے میں مشقت و حرج ہو، تو اس کا اتارنا معاف ہو گا، اور اسے اتارے بغیر بھی وضو و غسل ہو جائے گا، اور نماز ہو جائے گی، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ

میں لکھتے ہیں: ”حرج کی تین صورتیں ہیں: ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو، جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو، جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم بعد علم واطلاع کوئی ضرر ومشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے، جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔“ (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ دوم، صفحہ 611,610، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا جو وضو وغسل، اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ ایک مسئلے سے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کئے منہ صاف کئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں۔۔۔ مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیرِ باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ **ممنوع و ناجائز ہیں اور ہر مباح فی نفسہٖ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا۔**“ (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ94، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net